69432-لندن دھماکوں کے بعد پردہ کرنے والیوں کو اذیت کی بنا پر پردہ اتارنا کیسا ہے ؟

سوال

پچھلے برس سات جولائی کے دھماکوں کے بعد بہت ساری مسلمان عورتوں کو برطانیہ میں اذیت کا سامنا پڑ رہا ہے، اور بعض اوقات تو شدت پسندوں کی جانب سے قتل کی حد تک بھی بات پہنچ جاتی ہے، تو کیا وہاں مقیم مسلمان عورت کے لیے ان حالات میں اذیت سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لیے پردہ اتارنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس طرح کے حالات اور مصائب پیش آنے
والے حالات کے متعلق عام فتوی جاری کرنے سے قبل یہ تحقیق ضرور کرنا ضروری ہے کہ
واقعی ایسی مکمل صورت اور حالات بن چکے ہیں، اور معاملہ ضرورت کی اس حد تک پہنچ چکا
ہے جو ایسے حرام کام کے ارتکاب کو مباح کر دے جس کی حرمت پر سب کا اجماع ہے، یا
معاملہ اس حد تک نہیں پہنچا ؟

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ معاملہ اس حد
تک نہیں پہنچا، بلکہ یہ بعض بے وقوف اور شدت پسندوں کے تصرفات میں سے ہے، اور اس
ملک یہ عام معاملہ نہیں، بلکہ جیسا کہ بعض نے تعبیر کیا ہے کہ یہ تو صرف کچھ تنگیاں
اور اذیت دینا ہے، جس سے اس طرح کے بڑے حکم پر عمل پیرا ہونے سے تنازل اختیار کرنے
کی بجائے کسی اور طریقہ سے بھی بچنا ممکن ہے.

اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے
شخصی حقوق کا مطالبہ کریں کہ وہ اس ملک کے ایک شہری ہیں اور انکی حفاظت حکومت کی
ذمہ داری ہے، اور انہیں کسی دوسرے شخص کے جرم میں سزا نہیں دینی چاہیے، نہ تو ان
مسلمانوں کو اپنے دینی شعار سے پیچھے ہٹنا چاہیے، اور نہ ہی وہ اپنی تمیز اور پہچان
اور عزت سے پیچھے ہٹیں.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ پردہ اور
حجاب ایک ایسی چیز ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے مسلمان عورتوں پر فرض کیا ہے، جس
کی فرضیت قرآن کریم اور سنت نبویہ میں صحیح احادیث، اور باوجود مختلف مذاہب اور
مدارس کے اجماع امت سے ثابت ہے، اور اس سے کوئی بھی مذہب اور مسلک علیحدہ نہیں، اور

نہ ہی کسی فقیہ نے اس کی مخالفت کی ہے، امت کے پچھلے سارے ادوار اور ایام میں اسی پر عمل رہا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے} الاحزاب (59).

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ} النور (31).

اور مسلمان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے دینی فرائض پر عمل پیرا ہو، اور اپنے پروردگار اور اللہ مالک الملک کی رضا و خوشنودی کے لیے اس کے احکام پر عمل کرے، اور کسی بھی مادی یا معنوی دباؤ کے تحت آکر اسے اس حکم سے سر مو انحراف کرنے پر کوئی بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا.

اور آپ کو اس قوم پر تعجب کرنا اور حیران ہونا چاہیے جو حقوق انسانی کی آزادی اور حفاظت کا دعوی کرتے اور نعرے لگاتی ہے، وہ دوسروں کو حقوق کو ایسے اعمال کی بنا پر سلب کرتے ہیں جن اعمال سے ساتھ ان کا کوئی تعلق تک نہیں ہوتا.

رہا مسئلہ کہ اذیت وتکلیف پہنچنے کے
باعث مسلمان عورت کا پردہ اور حجاب نہ کرنا اور اسے اتار دینا، اس کے متعلق ہم
اجمالا درج ذیل نقاط میں کلام کرینگے :

کسی بھی مسلمان عورت کے لیے ایسے
ملک میں رہائش اختیار کرنی جائز نہیں جہاں اسے اپنے دینی شعار کو ظاہر کرنا ممکن نہ
ہو، اس بنا پر ان ممالک میں رہنے والی ہر مسلمان عورت جو اپنے دینی شعار اور علامت
واحکام کو ظاہر کرنے پر قادر نہیں اسے کسی ایسے ملک کی طرف ہجرت کر لینی چاہیے
جہاں اسے اپنے دینی شعار کو مکمل آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کا موقع ملے.

لیکن اگر وہ ہجرت نہیں کر سکتی، تو
اس طرح کے تکلیف دہ حالات میں مسلمان عورت پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی
ٹکی رہے، باہر نہ نکلے، خاص کر جب اس کے پاس اس کا ولی اور ذمہ دار جو اس کی کفالت
اور خرچ کا ذمہ دار موجود ہو، اور اسکا خیال رکھے، اور اس کی ضروریات مکمل کرتا
ہو، اسے فتنہ وخرابی کے خوف سے جو اسے لاحق ہو سکتا ہے گھر سے باہر نہیں نکلنا
چاہیے، صرف شدید ضرورت کی بنا پر ہی نکلے.

اگر کوئی کفالت کرنے والا ہو تو
عورت کا ملازمت، یا تعلیم کے لیے گھر سے نکلنا ضرورت میں شامل نہیں ہوتا، اس کے لیے
اپنی تعلیم کو آئندہ سمیسٹر تک ملتوی کرنا ممکن ہے، یا پھر وہ ملازمت سے رخصت لے
لے، حتی کہ حالات سدھر جائیں اور درست ہو جائیں، کیونکہ اس طرح کی زیادتیاں ان ایام
میں کسی بھی حادثہ پیش آنے پر ضرور ہونگی، پھر کچھ ایام کے بعد معاملات اور حالات
اپنی اصل حالت پر واپس آجائینگے.

لیکن جب عورت ضرورت کی بنا پر
باہر نکلے اور اسے خطرہ ہو کہ اسے کوئی اذیت اور نقصان پہنچا ئیگا، تو اذیت کو دیکھا
جائیگا کہ اگر وہ اذیت قابل برداشت ہو مثلا سب وشتم اور گالی، یا پھر صرف تیکھی
نظروں سے بعض لوگوں کا دیکھنا، تو اس عورت کو پردہ اتارنے کی اجازت نہیں دی جائیگی،
کیونکہ اس طرح کی اذیت قابل برداشت ہے.

اور یہ باطل اور غلط ہے کہ عورت کو
کہا جائے : سڑک اور بازار میں کلمات اور آوازیں کسنے کی بنا پر ہی تم پردہ اتار دو،

ایسا صحیح نہیں، بلکہ اس عورت کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور یہ تواس کے
ایمان کی آزمائش اور امتحان ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ
ان کے صرف اس دعوی پر کہ ہم ایمان لائے ہیں، ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ
دیں گے؟}.

.{البتہ تحقیق ہم نے توان سے پہلے
لوگوں کو بھی خوب جانچا، یقیناً اللہ تعالی انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں، اور
انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں}.العنکبوت (2-3).

چنانچہ اس عورت کو اللہ کی راہ میں
پہنچنے والی اذیت وتکلیف اور مذاق پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس میں
نیت یہ رکھے کہ اللہ تعالی اسے دین پر ثابت قدم رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بدلے
میں جو اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے وہ حاصل ہو گا۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"تمہارے بعد ایسا وقت اور دور آنے
والا ہے جس میں دین پر عمل کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس شہیدوں جتنا ثواب ہو گا
"

اسے امام طبرانی نے ابن مسعود رضی
اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں
صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح اذیت کو اس طرح بھی ختم
اور دور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اکیلی باہر نہ جائے، بلکہ اپنے کسی مرد اور ولی کو
ساتھ لیکر نکلے، یا پھر مجموعہ میں اکٹھی ہو کر جائیں، تا کہ بے وقوف قسم کے لوگ اس
اکیلی کو نہ پا سکیں۔

لیکن اگر اسے ایسی اذیت کا سامنا
ہو جو ناقابل برداشت ہے مثلا زدوکوب کرنا، یا قتل، یا اس کی عزت و عصمت سے کھیلنے کا
خدشہ ہو اور وہ باہر جانے پر مجبور ہو اس حالت میں پورے اور مکمل پردہ میں سے کچھ
تخفیف کرنا جائز ہے، اور وہ اسکارف پہن کر سر اور گردن چھپا لے، تو اسے صرف اتنا
پردہ اتارنا چاہیے جو اسے ضرر اور اذیت سے بچا سکے، کیونکہ ضرورت کے مطابق ہی ہونا
چاہیے.

یا پھر جو لوگوں میں حجاب عام ہے اس
کی بجائے کوئی اور چیز پہن لے جس سے پردہ ہو، اس سے ہو سکتا ہے مسلمان عورت کا مظہر
ان لوگوں کی نظر میں ایسا بن جائے جو اسے اذیت سے محفوظ رکھے، اور غیر مسلم عورتوں
کے موسم سرما کے لباس میں ایسے لباس بھی موجود ہیں جو غالبا یا اکثر ان اعضاء کو
ڈھانپ لیتے ہیں جن کا شرعا پردہ کرنا مطلوب ہے.

چنانچہ اگر ان سے زبردستی ان کا
حجاب اور پردہ اتارا جائے تو اس میں اس کی آزمائش اور ابتاء ہے، ان شاء اللہ وہ اس
میں ماجور ہوگی، لیکن اسے چاہیے کہ جیسے ہی یہ اکراہ اور زبردستی ختم ہو جائے تو
فورا پردہ کرنا شروع کر دے.

اس لیے فتوی حالات کے مطابق ہونا
چاہیے تاکہ غیر مسلم معاشروں میں اسلامی شناخت ختم ہو کر نہ رہ جائے.

واللہ اعلم.